Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

مسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۷ رجمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۲۸ احسان ۱۳۵۴ ہش ۲۸ جون ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۴۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے بھرپور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۸ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سردرد کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ نیز احباب آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں وہ تاحال کراچی میں زیر علاج ہیں۔

ربوہ ۲۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی کمزوریٔ طبع اور گرمی کی شدت کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ نے اس امر کے لئے دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ گرمی کی موجودہ شدت کو کم کرکے ایسی بارش برسائے جو مفید اور بابرکت ہو اور جس سے موسم خوشگوار ہو جائے آپ نے فرمایا ہر مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اس لئے مومن اپنے ہر مقصد اور ہر ضرورت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھکتا ہے اور اسی سے دعا کرتا ہے۔ گرمی کی موجودہ شدت ہم سب کے لئے تکلیف دہ ہے اس لئے ہمیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مفید اور بابرکت بارش کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا ہم ایک عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش خطبات سے محروم ہیں۔ گو حضور کی عام طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے مگر ابھی کمزوری بہت ہے اور گرمی کی شدت بھی حضور کی صحت کے لئے مضر ہے اس لئے اگر اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے موسم خوشگوار کر دے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے بھی ہم فیضیاب ہو سکتے ہیں اور ہماری صحتوں کے قیام اور دین کی خدمت میں بھی یہ امر انشاء اللہ ممد ہو گا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم میں سب سے بڑھ کر مخلوقِ خدا کی ہمدردی کی تڑپ پائی جاتی تھی

اسی تڑپ کی وجہ سے آپ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام مامورین سے بڑھ کر تھی

"انبیاء و رسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہلِ دنیا سے نفور ہوتے ہیں مگر دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے خطرہ میں ڈال لیتے ہیں اور خود انکی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے فلعلک باخع نفسک ان لایکونوا مؤمنین۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تُو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر رہم و غم نہ کر کہ اس غم میں شاید تُو اپنی جان ہی دیدے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردیٔ مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا جاتا۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ مسلمان ہوں اور خدائے واحد کے پرستار۔ جس قدر کوئی نبی عظیم الشّان ہوتا ہے اسی قدر یہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور یہ پیاس جس قدر تیز ہوتی ہے اسی قدر جذب اور کشش اس میں ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء اور جمیع کمالاتِ نبوّت کے مظہر تھے اس لئے یہ پیاس آپ میں بہت زیادہ تھی اور چونکہ یہ پیاس بہت تھی اس لئے آپ میں جذب اور کشش کی قوّت بھی تمام راستبازوں اور ماموروں سے بڑھ کر تھی جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ آپ کی زندگی ہی میں کُل عرب مسلمان ہو گیا۔ یہ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے وہ مستعد دلوں کو تو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ان لوگوں کو جو اس سے حصّہ نہیں رکھتے دشمنی میں ترقی کرنے کا موقع دیدیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ہشتم صٓ ۸۰-۸۱)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

حقیقی نجات کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے

اور معرفت کا حصول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور محبت کے ساتھ وابستہ ہے

ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کرتے چلے جانا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ر فروری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج مَیں دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ حقیقی نجات کے طالب بنیں اور اس راہ میں ہر قسم کے مجاہدات کرتے چلے جائیں۔ نجات کے معنی دنیا نے درست نہیں سمجھے۔ مثلاً عیسائی سمجھتے ہیں کہ گناہ کے مؤاخذہ سے بچ جانے کا نام نجات ہے اور اس غلط سمجھ کے نتیجہ میں وہ نجات کے لئے مسیح کے خون اور کفارہ کے عقیدہ کو دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ سب ان کی بھول ہے۔

نجات کے حقیقی معنے

اس خوشحالی کے ہیں جس کے نتیجہ میں دائمی مسرت اور خوشی انسان کو حاصل ہوتی ہے اور جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت میں پیدا کی گئی ہے۔ انسان طبعاً اور فطرتاً خوشحالی کا متلاشی ہے۔ مَیں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو اپنے ایک نئے نومسلم جرمن بھائی کے ایک خط کی دیتا ہوں۔ انہوں نے جب ہم فرینکفورٹ میں تھے اُس وقت بیعت کی اور اسلام لائے۔ کچھ عرصہ ہوا غالباً دو یا تین ہفتے ہوئے ان کا ایک خط مجھے ملا وہ خط بڑا پیارا ہے اس لئے کہ وہ فطرتِ انسانی کی آواز ہے۔ اس خط میں انہوں نے لکھا کہ دُنیا خوشحالی کی تلاش میں سرگرداں پھرتی ہے اور انہیں وہ حاصل نہیں ہوتی۔ مَیں اسلام لایا تو

اسلام کی حسین تعلیم

کے نتیجہ میں مَیں نے یہ محسوس کیا ہے کہ مجھے ساری دُنیا کی خوشیاں حاصل ہوگئی ہیں۔ یعنی وہ فطرتی آواز جس کو اسلام لانے سے قبل وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اسے انہوں نے سمجھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے اس کا دل اس تصوّر کی وجہ سے لبریز ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام لانے کی جو توفیق دی ہے اس کے نتیجہ میں فطرت کا یہ تقاضا کہ مجھے خوشحالی ہر وقت نصیب رہے پورا ہو گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

انسان نے مال اور دولت اور مادی ترقی میں خوشحالی کی تلاش کی۔ مادی لحاظ سے ترقیات تو اس نے بہت حاصل کر لیں بڑے مالدار بھی ہو گئے لیکن خوشحالی اسے نصیب نہیں ہوئی۔ امریکہ ہے، روس ہے، یورپ کی اقوام ہیں، مادی لحاظ سے وہ بڑی ترقی یافتہ ہیں۔ بڑی امیر قومیں ہیں۔ ہر قسم کی مادی اور جسمانی سہولتیں انہیں حاصل ہیں۔ ہم میں سے اکثر ان کا تصوّر بھی یہاں نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی ان کے دل خوش نہیں اور یہ احساس ان کے اندر پایا جاتا ہے کہ وہ مقصد جسے ہماری فطرت، جسے ہمارے نفس حاصل کرنا چاہتے تھے وہ ہمیں حاصل نہیں ہوا۔ سیاسی اقتدار اور

دنیا میں غلبہ حاصل کرنے

کی بھی انسان نے کوشش کی اور اس میں اپنی خوشحالی کو سمجھا۔ لیکن امریکہ ہی کو دیکھ لو سیاسی اقتدار اور غلبہ کے نتیجہ میں اس قوم نے خوشحالی تو کیا حاصل کرنی تھی ہزاروں کی تعداد میں اپنے بچوں کو دنیا کے مختلف خطوں میں مروا رہے ہیں۔ اور جو چیزیں وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ انہیں حاصل نہیں ہو رہی۔ غرض انسان کی فطرت کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ رکھا ہے کہ وہ ایک ایسی خوشحالی حاصل کرے جس کے نتیجہ میں

دائمی اور ابدی مسرتیں اور لذتیں

اسے حاصل ہوں اس کے لئے اس نے ہمیں بھی تعلیم دی ہے اور اسلام کے ذریعہ ہم پر اس خوشحالی کی راہیں بھی کھولی ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ حقیقی خوشحالی جو دائمی مسرتوں کا موجب ہوتی ہے

عرفانِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت ہی ہے جس کے نتیجہ میں ہمیشہ ہی خوشیاں انسان کو مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا جب حقیقی علم انسان کو ہوتا ہے تو اس کے دو معنے کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ کی جلالی صفات کا اس پر ظہور ہوا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کا اس پر ظہور ہوا۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا کسی انسان پر ظہور ہو تو اُس کا دل اپنے ربّ کے خوف سے کانپ اُٹھتا ہے اور حقیقت اس پر آشکار اور نمایاں ہو جاتی ہے کہ خدا کا غضب ایک ایسی آگ ہے جو جلا کے رکھ دیتی ہے اس کے ساتھ ہی جب

اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات

کا اس پر جلوہ ظاہر ہوتا ہے اور حسن کی تجلّی اس پر ہوتی ہے تو اس کا دل اپنے ربّ کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ ان دو جلووں کے بعد وہ اپنے ربّ کو سچے معنی میں پہچاننے لگ جاتا ہے اور اپنے ربّ کی قدر جو اس کے دل میں ہونی چاہیئے وہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ورنہ دوسروں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ جنہوں نے اس کی ذات، اس کے جلال اور جمال کا مشاہدہ نہیں کیا وہ اس کی قدر کو کیا جانیں لیکن جب ایک مسلمان اپنے ربّ کی جلالی اور جمالی صفات کا اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے اور اس حقیقت کو پا لیتا ہے کہ اس قادر و توانا کی ناراضگی ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کی جاسکتی تو تمام گناہوں سے وہ نجات پا جاتا ہے۔ ہر اُس چیز کے کرنے سے اس کی روح اور اس کا جسم کانپ اُٹھتا ہے جس کے کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔ غرض ایک ہی جلوہ جلالی صفات کا جب ظاہر ہوتا ہے تو

ہر قسم کے گناہوں سے نجات

دلاتا ہے۔ بشرطیکہ معرفت کامل اور حقیقی ہو اور ادھوری نہ ہو اور جب اللہ تعالیٰ کے حُسن کو انسان دیکھتا ہے تو اس کی محبّت سے دل لبریز ہو جاتا ہے اور اس محبتِ الٰہی کے سمندر میں وہ غرق ہو جاتا ہے اور محبّت کی آگ جسمانی خواہشات کو جلا کر رکھ دیتی ہے وہ ہر ممکن کوشش (اپنی فکر اور تدبّر اور اپنے عمل سے) کرتا ہے کہ اپنے اس محبوب اور مطلوب کو اور اس کی رضاء کو حاصل کرلے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقی لذّت اور سرور خدا تعالےٰ کی محبّت ہی میں ہے۔ تب وہ نجات پاتا ہے کیونکہ تب اُسے حقیقی اور سچّی خوشحالی نصیب ہوتی ہے اور اس کی فطرت کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو ایک لگن لگائی ہے کہ اس کا تعلق پختہ طور پر اس کے پیدا کرنے والے کے ساتھ قائم ہو جائے وہ مقصد اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔ پس حقیقی نجات کے لئے معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے۔ اور جب

اللہ تعالیٰ کی صفات کی اور اسکی ذات کی معرفت

اور اس کے جلال اور جمال کے جلوے انسان کو حاصل ہو جاتے ہیں تو وہ گناہ سے اس سے زیادہ ڈرنے لگتا ہے جتنا اُس پیالہ سے جس کے متعلق اُسے یقین ہوتا ہے کہ اس کے اندر مُہلک زہر گھُلا ہوا ہے۔ وہ اُس کے قریب نہیں جاتا۔ وہ اس سے ایک قطرہ بھی پینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس طرح ہر اس چیز سے انسان بچتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یہ پایا جاتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے گناہ سے کُلّی نجات اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اور جب وہ

اپنے ربّ کا پیار

دیکھتا ہے۔ وہ پیار جو اُسے اپنی ماں اور باپ سے بھی نہیں ملا تھا اور وہ پیار جو دُنیا کا کوئی پیار کرنے والا شخص یا اشخاص اُسے نہیں دے سکتے تو بس وہ اسی پر فدا ہو جاتا ہے اور اس کی اپنی کوئی مرضی باقی نہیں رہتی۔ وہ اس دُنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضاء کی جنتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ غرض نجات کا تعلق صرف اُخروی زندگی کے ساتھ نہیں، نجات اسی دُنیا سے شروع ہوتی ہے اور اُخروی زندگی میں بھی کسی وقت ختم نہیں ہوتی۔ یعنی اس کی ابتداء تو ہے مگر اس کی انتہاء نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابدی زندگی اپنے بندوں کے لئے اس دُنیا میں مقدّر کی ہوئی ہے۔ پس یہ سمجھنا کہ نجات ہمیں دُوسری دُنیا میں مل جائے گی لیکن اِس دُنیا میں اس کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوں گے یہ حماقت ہے۔ اسی دُنیا میں انسان نجات حاصل کرتا ہے۔ اِس دُنیا میں وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کو کچھ اس طرح پہچان لیا ہے کہ وہ اس کی ناراضگی کو ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کرسکتا اور کچھ اِسی طرح اُس نے اس کی معرفت حاصل کرلی ہے۔ اس کے جمال اور اس کے حُسن کو دیکھ لیا ہے کہ وہ اپنی ہر چیز بلکہ اپنے نفس کو بھی اس کی راہ میں قُربان کرنے کے لئے تیار ہے اور اسی میں اس کی ساری لذّت ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک ذاتی محبّت اور پیار اس

پاک اور اعلیٰ اور عظیم ہستی

کے ساتھ اُسے ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس محبّت میں ہی اپنی جنّت کو پاتا ہے۔ کسی انعام اور ثواب کا خواہشمند نہیں ہوتا۔ اِس دُنیا میں ہر قسم کی تلخیاں اس محبوب کے لئے برداشت کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ اس دُنیا میں یعنی اُخروی دُنیا میں بھی کسی اور ثواب کی وہ خواہش نہیں رکھتا، سوائے اس ثواب کے کہ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے جلوے ہر آن اس پر جلوہ گر ہوتے رہیں۔ غرض نجات اِس دُنیا ہی میں مل جاتی ہے اور اس نجات کے حصول کے لئے انتہائی قربانیاں اور انتہائی مجاہدات کرنے ہمارے لئے ضروری ہیں اور ہمارے ہی فائدہ کیلئے ہیں۔ اس نجات کے حصول کے لئے کسی اَور کے خُون یا کسی اَور کو صلیب پر چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

اپنے نفس کی قُربانی

دینی پڑتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے :-

"نہ کوئی خون تمہیں فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ سوائے اس خون کے جو یقین کی غذا سے خود تمہارے اندر پیدا ہو"

اور حقیقت یہ ہے کہ جب یہ خون ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور عرفان کو ہم حاصل کرلیں تو پھر عصیان ہمارے دل کے اندر داخل نہیں ہوسکتا۔ سب گند دُور ہو جاتے ہیں۔ سب خوشیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔ سب پاکیزگیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس گھر کا حصّہ بن جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے بے شمار فضل اور نعمتوں کے جلوے انسان اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔

پس نجات کے لئے معرفت کا حصول ضروری ہے اور معرفت کے حصول کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

نبئ اکرمؐ کی کامل اتباع اور محبّت

کو بتایا ہے۔ پس نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کی محبّت اپنے دلوں میں پیدا کرو کہ آپؐ کی ہر حرکت اور آپ کے ہر سکون کو نقل کرنے کی خواہش ہر وقت دل میں موجزن رہے۔ یعنی اتباع اسوۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان تیار ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان یہ بھی ہے (گو ہم نے حضورؐ کے سارے ہی احکام کی اتباع کرنی ہے) کہ:-

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهٖ فَقَدْ مَاتَ مِيْتَةً الْجَاهِلِيَّةِ۔

دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کی اطاعت ہمارے لئے ضروری ہے۔ اگر کسی سے رشتۂ محبّت قائم رکھنا ہم پر واجب ہے تو صرف اس لئے کہ نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔ نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے ساتھ اپنے اُس

فرزندِ جلیل کا ذکر

فرمایا جو اس آخری زمانہ میں دنیا کی طرف مبعوث ہونے والا تھا۔ آپ کے اس محبّت کے اظہار کی وجہ سے ہمارے دِل بھی اس عظیم فرزند کیلئے محبّت کے جذبات پاتے ہیں اور بڑے شدید جذبات پاتے ہیں اِسلئے کہ نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دِل میں بھی اپنے اِس فرزند کیلئے ہم عظیم محبّت کے جذبات دیکھتے ہیں۔

پھر نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے خلفاء کی سُنّت کی بھی اتباع کرو۔ اِس لئے ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم آپؐ کی محبّت سے مجبور ہو کر آپؐ کے فرمان کے مطابق

آپؐ کے خلفاء سے تعلّق

رکھیں اور ان سے محبّت کا رشتہ قائم کریں اور اُن کی سُنّت کی بھی اتباع کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ اندھیروں کی موت ہمارے نصیب میں ہوگی۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اندھیرے میں ہے اُسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔

اصل بات یہ ہے کہ نجات کے حصول کا ذریعہ قرآن کریم نے نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ساتھ انتہائی محبّت رکھنا بتایا ہے اگر ہم اِس دنیا میں نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ موقوف ہے کامل معرفت پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ معرفت (کامل معرفت جو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف اور اُس کے لئے حقیقی محبّت کو قائم کرتی اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرتی ہے) تم حاصل نہیں کرسکتے جب تک ایک نمونہ جو کامل اور مکمل اور اعلیٰ ہے تمہارے سامنے نہ رکھا جائے۔ وہ نمونہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے سامنے رکھا گیا ہے۔ اس نمونہ کو سامنے رکھو۔ اس کی محبّت اپنے دِل میں پیدا کرو اور کسی صورت میں بھی اس کی اتباع سے باہر نہ نکلو۔ جو وہ کہتا ہے وہ کرو۔ جس رنگ میں وہ عبادت بجالانے کے طریق بتاتا ہے اور جس طور پر وہ مخلوق کے ساتھ ہمدردی یا حسنِ سلوک کی تعلیم دیتا ہے اس پر عمل کرو۔ ہر چھوٹی اور بڑی بات میں بہرحال تم نے نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنی ہے۔

پس ایک احمدی کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ

ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے

کہ ہم اِس خوشحالی کو حاصل کریں جس کے نتیجہ میں دائمی مسرّت اور دائمی خوشیاں ملتی ہیں اور جس کی بھوک اور پیاس اللہ تعالیٰ نے ہماری فطرت کو لگا دی ہے اور جس کے لئے عرفان کا حصول ضروری ہے۔ ایسی معرفت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات (جلالی بھی اور جمالی بھی) انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں جسکے بعد انسان کا دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے۔ یہ خوف کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ کیونکہ ہم اسکی ناراضگی کو برداشت نہیں کرسکتے اور جس کے نتیجہ میں ہمارا دِل اس کی محبّت سے لبریز ہو جاتا ہے وہ محبّت جو ہر غیر سے ہمیں بے نیاز کر دیتی ہے۔ غیر اللہ کے ساتھ محبّت یا اُن کیساتھ کوئی لگاؤ باقی نہیں چھوڑتی۔ اپنا نفس بھی انسان بھول جاتا ہے۔ تمام انسانی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کی تڑپ ہوتی ہے جو اُسکی جان اور اُس کی رُوح بن جاتی ہے اور ذاتی محبّت اللہ تعالیٰ کے لئے انسان کے دِل میں پیدا ہو جاتی ہے

قرآن کریم کہتا ہے

کہ نجات اگر تم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو کامل اور مکمل اسوہ ہیں) کی اتباع کرو اور آپؐ کے لئے حقیقی اور سچی محبّت اپنے دِل میں پیدا کرو تب خدا تعالیٰ کی محبّت پاؤ گے، اس کے بغیر نہیں پاسکتے۔ پس ہمیں نجات کے حصول کیطرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں اور مجاہدات کرتے چلے جانا چاہیئے اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے کہ ہر خیر اس کے فضل پر منحصر ہے۔ انسان اپنی کسی طاقت یا اپنے کسی عمل یا اپنی کسی قربانی یا کسی ایثار سے خدا تعالیٰ کی محبّت کو حاصل نہیں کرسکتا۔ نجات کو نہیں پاسکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہم پر نازل ہو، اور وہ تھوڑے کو بہت سمجھ لے، وہ حقیر کو اعلیٰ سمجھ لے، وہ ایک ذرّۂ ناچیز کو اپنی دو اُنگلیوں کے درمیان پکڑ لے اور اس ذرّۂ ناچیز کے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کے سامان پیدا کر دے۔ وہ جو سب قدرتوں والا ہے۔ وہ جو تمام فضلوں اور برکتوں والا ہے وہ اپنے بندے پر فضل اور رحمت اور برکت کی بارش نازل کرنا شروع کر دے۔

نجات اُسی کے فضل پر منحصر ہے

اور اسی کے حصول کو جذب کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کی محبّت کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطاء کرے اور ہمارے لئے عرفان کی راہوں کو ہمیشہ کھولتا چلا جائے۔

(الفضل ۶ مارچ ۱۹۷۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

ارنگا مسجد کا افتتاح۔ ڈوموی مسجد کا سنگ بنیاد
ٹیچرز ٹریننگ کالج کے اساتذہ اور طلباء سے خطاب

مکرم مولوی محمد اشرف اسحاق صاحب مبلغ مقیم موروگورو تنزانیہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور ارنگا جماعت کی انتھک اور مسلسل تین ماہ کی سخت محنت کے نتیجہ میں جب ارنگا کی مسجد مکمل طور پر تیار ہو چکی تو احباب جماعت کی شدید خواہش کے پیش نظر خاکسار نے مکرمی امیر صاحب سے افتتاح کے لئے درخواست کی۔ جو آپ نے قبول فرمائی۔ اور حسب پروگرام سات مئی کو دارالسلام سے موروگورو تشریف لے آئے۔ اور یہاں سے اگلے روز ہم دونوں ارنگا روانہ ہو گئے جو قریباً دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ مغرب کے وقت یہاں پہنچکر انتظامات کا جائزہ لیا اور اگلے روز مورخہ ۸ رمئی بروز جمعہ پروگرام شروع ہوا جس کی کسی قدر تفصیل یوں ہے۔

ارنگا مسجد کا افتتاح

مورخہ ۸ مئی کو مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق امیر تنزانیہ نے نماز جمعہ سے قبل کثیر تعداد میں احباب جماعت کی موجودگی میں عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح فرمایا اور تعمیر مسجد کے مقاصد کی تکمیل کے سلسلہ میں نصائح سے نوازا۔ یہ مسجد ۳۰ فٹ لمبی اور ۳۰ فٹ چوڑی ہے۔ مسجد کی لوہے کی چادر (وں) کی چھت بہترین فرش اور سفید دیواریں اس دور کے لوگوں کے لئے کشش کا باعث بنی ہیں۔ اور چونکہ اس مسجد کی تکمیل احباب جماعت نے خود اپنے ہاتھوں سے کی تھی اور اپنی مدد آپ کے اصول پر بغیر کسی اور سے کوئی مدد حاصل کئے بغیر یہ کامیابی حاصل کی تھی اس لئے اس تقریب کے وقت سب احباب انتہائی خوش اور شکر الٰہی میں مصروف تھے اور الحمد للہ الحمد للہ پکار رہے تھے

خطبہ جمعہ میں امیر صاحب نے نہایت شستہ سواحیلی زبان میں احباب کے سامنے وضو کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے وضاحت فرمایا کہ ظاہری وضو کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مومن وضو کے اعضاء دھوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد باندھتا ہے کہ وہ اپنے ان اعضاء کو ہر قسم کی روحانی گندگی اور گناہوں سے بھی پاک صاف رکھے گا۔ خطبہ کے بعد خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی۔

۱۔ اجتماعی کھانا

دو بجے سے چار بجے تک طعام و تیاری جلسہ کے لئے وقفہ تھا۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے انتظام کے مطابق سب عورتوں، مردوں اور چھوٹوں بڑوں نے کھانا کھایا۔

لجنہ اماء اللہ کا ایک مختصر اجلاس

اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کا ایک مختصر اجلاس ہوا۔ جس میں امیر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے ابتداء اسلام اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں عورتوں کی طرف سے دین کی خاطر کی گئی قربانیوں پر روشنی ڈالی اور جماعت کی خواتین کو مزید قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجلاس کے آخر پر ایک مقامی خاتون بی جبیبہ صاحبہ نے دو سو شلنگ امیر صاحب کی خدمت میں پیش کئے تا اس مسجد کے لئے عمدہ قسم کی صفوں کا انتظام کیا جائے

جلسہ عام

نماز عصر کے بعد افتتاح مسجد کی مناسبت سے ایک عام جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ہر مکتبہ فکر و عقیدہ کے مسلمان اور عیسائی دوست مدعو تھے۔ اس جلسہ کا ٹھیک ساڑھے چار بجے ارنگا جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم ایچ۔ ایچ۔ مولی (H. H. Mulla) صاحب کی زیر صدارت موسی کیوانگا (Musa Kiwanga) صاحب نے سورۃ الصف کی تلاوت سے آغاز کیا۔ اس کے بعد مکرم علی متوا (ALI MTWA) صاحب نے مسجد کے افتتاح کے لئے اپنی تازہ تیار کردہ نظم پڑھکر سنائی بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحب موصوف نے مسجد کی تعمیر میں شوق سے حصہ لینے والوں اور جلسہ میں شرکت کرنے والے سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مکرم آدم یوسف اولیمی (A. Y. ULEMI) صاحب کو مسئلہ امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کے لئے درخواست کی۔ مقرر موصوف نے دلائل قرآنی، احادیث اور عقل کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد پر مفصل تقریر کی اور سامعین کو اس صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دی۔ اولیمی صاحب کے بعد خاکسار نے بحیثیت انچارج مبلغ تقریر کی۔ اور اس مسجد کی تعمیر کے دوران مختلف مراحل میں پیش آمدہ رکاوٹوں اور اس سلسلہ میں خاص تائید الٰہی کے ظہور اور احباب کے جذبہ جدوجہد کا ذکر کیا اور ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس بارے کام میں میرے ساتھ تعاون کیا تھا۔ بالآخر امیر صاحب محترم نے احباب سے خطاب فرمایا آپ نے نجران کے عیسائی وفد کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ یہ مسجد ہر اس شخص کے لئے کھلی ہے جو خدائے واحد کی عبادت کرتا ہے۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اُس وقت اچانک بارش شروع ہو گئی اور بلا امتیاز مذہب و ملت کے سب مہمان خود آ مسجد کے اندر جمع ہو گئے۔ جہاں امیر صاحب نے خطاب جاری رکھا

آپ نے سامعین کو یہ بات ذہن نشین کرائی کہ نماز روحانی غذا ہے اور بعینہٖ جسمانی غذا کے وقت روحانی غذا کے لئے کوئی نہ کوئی نماز مقرر ہے۔ جو روح اور ایمان کی زندگی کے لئے ضروری اور بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ آپ کی پون گھنٹہ کی تقریر کے اختتام پر سوالات و جوابات کا نہایت دلچسپ سلسلہ جاری ہوا جو مغرب تک جاری رہا۔ اس دوران جملہ حاضرین کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی اور مہمان رخصت لے کر خوشی خوشی واپس جانے لگے بعض نے نمازیں ہمارے ساتھ ہی ادا کیں

ٹیچرز ٹریننگ کالج میں تقریر

کلیرو (KLERRU) ٹیچرز ٹریننگ کالج کی انتظامیہ نے جمعہ کے روز رات کے ساڑھے آٹھ بجے کالج کے وسیع ہال میں تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا۔ ان کی خواہش تھی کہ اسلام اور مسئلہ ارتقاء پر تقریر کی جائے کیونکہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ مذہب نظریہ ارتقاء کے خلاف ہے۔ خصوصاً اسلئے کہ بائیبل اس نظریہ کی تائید نہیں کرتی

چنانچہ امیر صاحب محترم نے قرآنی آیات کے حوالوں سے اس بات کو وضاحت سے بیان کیا کہ اسلام ارتقاء کے نظریہ کا حامی ہے بلکہ ڈارون سے صدیوں پہلے اس نظریہ کا اعلان کر چکا ہے۔ قریباً تین سو زیر تربیت اساتذہ اور ان کے سٹاف نے جن کی اکثریت عیسائی تھی اس بات پر تعجب کیا کہ قرآن مجید بڑی صفائی کے ساتھ ارتقاء کے مسئلہ کو بیان کرتا ہے

آپ نے بتایا کہ جہاں تک نظریہ ارتقاء کا سوال ہے اسلام اس کا قائل ہے مگر جہاں ڈارون اور بعض دیگر سائنسدان ارتقاء کا مفہوم یہ سمجھتے ہیں کہ انسان مختلف جانوروں سے ترقی کر کے موجودہ شکل میں آیا ہے وہاں اسلام اس کے برعکس یہ بتاتا ہے کہ انسان اپنی سب سے پہلی ارتقائی منزل میں بھی انسان ہی تھا نہ کہ جانور۔ اگرچہ مختلف ارتقائی منازل میں انسان کی کیفیت خاصی مختلف تھی۔ مگر تھا وہ انسان ہی نہ کہ بندر یا کوئی اور جانور۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ بعینہٖ اسی طرح ہر جانور نے بھی اپنے دائرے میں ارتقائی منازل طے کی ہیں ارتقاء کے نتیجہ میں انسان یا کسی بھی جانور کی نوع تبدیل نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر جاندار نے اپنی اپنی نوع کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ارتقاء کی منازل طے کی ہیں۔ یہ تقریر تقریباً نصف گھنٹہ جاری رہی جو بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنی گئی سامعین میں ہماری جماعت کے متعدد افراد بھی تقریر سننے کے لئے خاص طور پر موجود تھے۔ تقریر کے بعد گھنٹہ بھر سوالات و جوابات کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ متعدد اساتذہ اور طلبہ نے سوالات پوچھے جن کے امیر صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے بالعموم تمام سامعین بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ صاحب صدر نے جو اس کالج کے پرنسپل ہیں باصرار درخواست کی کہ آپ جب بھی دوبارہ ارنگا تشریف لائیں تو اسلام اور انقلاب (ISLAM AND REVOLUTION) کے موضوع پر ضرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سے خطاب کریں۔ آخر میں صاحب صدر نے شکریہ ادا کیا اور یہ تقریب رات ساڑھے دس بجے باحسن طور ختم ہوئی۔

اگلے دو دن احباب جماعت کے تعاون سے مختلف مجالس میں سوالات و جوابات کے پروگرام جاری رہے۔ ارنگا سے واپس موروگورو آکر اگلے دن ہم اسی کو ہم ڈوڈوما (DODOMA) جماعت کے دورہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ یہ ساری جماعت جو زرعو ازتی کے نقطۂ نظر سے حکومت کے نئے پروگرام کے تحت گزشتہ دو سال سے مختلف جگہوں سے منتقل سکانی کر کے ایک ترتیب کے ساتھ یہاں آباد ہوئی ہے۔ عشاء تک احباب سے ملاقات اور تبادلہ خیالات ہوا۔ اور ارنگا میں ٹیپ کی ہوئی مذکورہ بالا کارروائی خاکسار نے احباب کو سنائی۔ اگلے دن بھی اسی قسم کا ایک اجلاس ہوا لوگوں نے جن میں مسلمان اور عیسائی سب ہی شامل تھے افتتاح مسجد اور جلسہ عام کی کارروائی ٹیپ ریکارڈر سے سنی اور سوالات پوچھے مکرم امیر صاحب نے تسلی بخش جوابات دئے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآنی دلائل بیان فرمائے۔

دوپہر کو جب ہم سرکاری ہسپتال پہنچے تو چیف میڈیکل آفیسر صاحب نے ہمیں سارا ہسپتال دکھایا اور عملہ سے تعارف کرایا۔ ڈاکٹر صاحب عیسائی ہیں اور خاکسار کے زیر تبلیغ ہیں۔ یہاں موروگورو میں بھی تشریف لاتے ہیں آپ نے بعد میں ایک دعوت کا بھی اہتمام کیا اور امیر صاحب کی بیماری کی بڑی توجہ سے تشخیص کر کے نسخہ لکھا اور دوائی دی فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ڈوڈومی مسجد کا سنگِ بنیاد

۱۴ ہجرت کی شام کو حسب پروگرام ڈوڈومی نئی آبادی میں جہاں مسجد کیلئے سرکاری طور پر پلاٹ منظور ہے مکرم امیر صاحب نے مختصر سی تقریر اور دعا کے بعد ایک مسجد کا بنیادی پتھر رکھا۔ آپ کے بعد خاکسار اور عہدیداران جماعت اور احباب نے بھی ایک ایک پتھر بنیادوں میں رکھا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد امیر صاحب نے احباب کو ضروری نصائح فرمائیں۔ اور اگلے دن علی الصبح ہم واپس موروگورو کیلئے روانہ ہوگئے۔

دس دن کے اس دورہ کے آخری دن مورخہ ۱۶ ہجرت کو امیر صاحب نے موروگورو مسجد میں جمعہ پڑھایا اور خطبہ میں احباب کو تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی اور نظام خلافت سے وابستگی اور خلیفۂ وقت کی طرف سے جاری کردہ ہر تحریک پر لبیک کہنے کی تلقین فرمائی۔

دُعا۔ دُعا۔ دُعا

(مکرم میاں عبد القیوم صاحب ایم اے کوئٹہ)

ہمیشہ سے یہ الٰہی سنت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے ماموریں کی جماعتوں کو نہایت کمزوری کی حالت سے اٹھاتا ہے اور آہستہ آہستہ مضبوط کرتے کرتے کسی ایک موقعہ پر یا چند مواقع پر اپنی زبردست تائید سے ان کو اپنے مقصد میں کامیاب کر دیتا ہے۔ اس سنت اللہ میں ہمیں کہیں بھی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ نوح علیہ السلام آئے۔ ان کی مخالفت ہوئی۔ دشمن نے چاہا کہ انہیں اپنے مقصد میں ناکام کر دیں۔ دشمن نے ہر طرح کے فریب و مکر استعمال کئے لیکن خدا کے قہر کا ہاتھ نے ان سبکو پانی میں ہلاک کر دیا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام آئے۔ بادشاہوں نے انہیں ہلاک کرنا چاہا لیکن خدا کے زبردست ہاتھ نے اپنے وفادار بندے ابراہیم علیہ السلام کی حفاظت کی اور ان کے مشن کو دنیا میں قائم کر دیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام آئے فرعون جیسے ذوالجبروت بادشاہ نے آپ کو اور آپ کے مشن کو ختم کرنا چاہا۔ آپ پر طرح طرح کے جھوٹے الزام لگائے اور ان کی خوب تشہیر کی۔ اور کہا کہ موسیٰ تو ملک کے دشمن ہیں اور اس میں فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ موسیٰ اور اس کے ساتھی لوگوں کے صحیح مذہب سے انہیں گمراہ کرنا چاہتے ہیں یہ جادوگر ہیں۔ اور نتیجۃً ہر طرح کے ظلم ان پر روا رکھے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم انہیں نابود کر دیں گے۔ تب اس نہایت کمزوری کی حالت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالےٰ سے ہی دعائیں مانگو اس سے نصرت طلب کرو۔ اس کے آگے گر جاؤ اور صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑنا اور زمین کی حقیقی بادشاہت اسی خدا کی ہے جسے چاہے وہ اس زمین کا وارث کر دیتا ہے اس دعا کے بعد اور صبر و استقامت دکھانے کے بعد خدا نے ذوالجبروت فرعون اس کے سرداروں اور سپاہیوں کو بنی اسرائیل کی کمزور عورتوں اور بچوں کے سامنے پانی کی اتھاہ گہرائی میں غرق کر دیا۔ پھر ہمارے آقا سید ولد آدم خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ لیکن سابقہ روایات کے مطابق آپ کی قوم نے بھی آپ کا پیغام رد کر دیا۔ پھر ہر طرح کے دکھ دئے۔ ہر طرح کے مظالم ڈھائے جن کو سن کر آج بھی انسان خون کے آنسو روتا ہے زمین باوجود فراخ ہونے کے ان پر تنگ ہوگئی ظالم کفار نے آپ کا اور آپ کے ساتھیوں مردوں عورتوں اور بچوں کا بائیکاٹ کر دیا۔ آخر جب مظالم اپنی انتہا کو پہنچے تو خدا کے مقدس رسول نے اپنا وطن چھوڑ دیا اور ۳۰۰ میل دور چلے گئے۔ لیکن وہاں بھی دشمن نے چین سے نہ بیٹھنے دیا اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو نابود کرنے کے لئے زبردست لشکر سے حملہ کر دیا۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور نحیف ساتھیوں کو اس لشکر کے سامنے صف آرا ہونے کا ارشاد فرمایا اور خود اپنے مالک کے قدموں میں گر گئے وہ دعا جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی۔ وہ دعا ایسی نہیں کہ آسمان کے فرشتے اسے بھلا سکیں اس دعا کو زمین و آسمان کے مالک نے قرآن کریم میں شرح و بسط سے بیان کر کے اسے ہمیشہ کے لئے دوام بخشا ہے۔ آپ کا جسم سجدہ ریز ہوا اور آپ کی مقدس جبیں خاک میں غلطاں ہوئی۔ آپ کی روح آستانہ الوہیت پہ پانی ہو کر بہہ نکلی۔ آپ کا قلب صافی۔ عاجزی۔ دکھ۔ لاچاری اور بےبسی کو لے کر شہنشاہ حقیقی کے دربار میں پہنچا۔ تب خدا نے بھی عزت اور غیرت اور جلال کا لباس پہنا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ کھڑے ہو جائیں اور کائنات کی ہر چیز کو حکم دیا کہ وہ اس غریب بےکس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسکے ساتھیوں کی مدد کو پہنچیں۔ تب دنیا نے حیرت انگیز ماجرا دیکھا کہ ایک دو گھنٹہ میں ہی مضبوط مسلح دشمن کمزوروں اور ناتوانوں کے ہاتھوں ہلاک ہو کر میدان جنگ میں ہر کس عبرت دیکھ رہا تھا۔

الغرض آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ خدا نے اپنے کمزور بندوں کی مدد نہ کی ہو اگر ایسا ہو جائے تو نظام عالم ہی باطل ہو جاتا ہے لیکن اس مدد و نصرت کے لئے شدید عاجزی۔ شدید کرب اور ایک شدید گدازی کی ضرورت ہے جس کے بغیر آج تک کسی آسمانی جماعت نے اپنا مقصد حاصل نہیں کیا ہماری جماعت بھی نبیوں کے سردار حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خدا کی مامور کی جماعت ہے۔ ہمیں بھی ایسے حالات میں سے گزر کر ایسی دعائیں کر کے ہی اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہوگا۔ اگر ہم سب مل کر۔ مرد۔ عورتیں۔ بچے سب اس قادر توانا کے حضور گر جائیں اور ایسے گریں کہ خدا کا عرش ہل جائے۔ راتوں کو تہجد میں گریہ وزاری کریں۔ پانچوں نمازوں میں رو رو کر فریاد کریں۔ چلتے پھرتے اس کی طرف نگاہ رکھیں اور ان ادعیہ کا ورد کریں جن کا ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہوا ہے صبر و استقلال سے نرمی اور محبت سے اپنا کام جاری رکھیں تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا کی خاص نصرت آئیگی اور ہمیں بھی اپنے مقصد میں جو کہ دراصل خدا کا مقصد اور منشاء ہے کامیاب کر دے گی۔

آج سارے کرۂ ارض پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی ایسی جماعت نہیں جو خدا کو حقیقی طور پر واحد یگانہ اور زندہ قادر و توانا یقین کرتی ہو۔ ہم کمزور بندوں کے ذریعہ سے ہی زمانہ اس یگانہ کا چہرہ ظاہر ہوگا۔ اسی طرح آج کوئی جماعت اور قوم ایسی نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فیض رسانی کے لحاظ زندہ نبی یقین کرتی ہو اور ہم کمزور بندوں کے ذریعہ سے ہی اس زمانہ میں باقی تمام انبیاء فوت شدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ اور فیض بخش نبی ثابت ہوں گے اسلئے آئیے خدا کے آگے گر جائیں۔ ہمارا جسم۔ ہماری روح ایک طرف رہتا ہے بےبسی۔ بےکسی اور عاجزی کو لے کر خدا کے حضور حاضر ہو اور دوسری طرف ہمیں یقین محکم ہو کہ وہ قادر و توانا حی و قیوم ہماری مدد کو ضرور آئیگا۔ عام حالات کی دعا موجودہ حالات میں کارگر نہ ہوگی۔ اس وقت ایسی دعا کی ضرورت ہے جیسے بچے کی پیدائش پر ایک ماں کی کرب ناک کیفیت ہوتی ہے۔ ایک موت ہوتی ہے۔ اس موت کے بغیر نہ ہماری جماعت اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی ہے اور نہ ہی ہمارے ذریعہ خدائے یگانہ کا چہرہ نظر آسکتا ہے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض ثابت ہو سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب اٹھرا
اٹھرا کے علاج کے لئے
کورس -/۲۴ روپے

دوائی فضل الٰہی
اولاد نرینہ کے لئے
کورس -/۲۵ روپے

زدجام عشق
طاقت کی جنرل ٹانک
کورس -/۲۵ روپے

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

مطالعہ کتب

ماہ جولائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کر کے اپنی اپنی مجلس میں امتحان دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اپنے گھر سے پہلے خدا کے گھر کا خیال

مخلصین خوشی کی تقاریب پر اللہ تعالیٰ کے گھروں کی تعمیر میں حصہ لینے کو احمدی مخلصین اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مکرم بشارت احمد صاحب بٹ لاہور نے -/۵۰ روپیہ تعمیر مساجد کے فنڈ میں بھجواتے ہوئے لکھا ہے:-

"اللہ ہمارے لئے نئی رہائش کو مبارک فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔"

اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس میں آپ قرآنی تعلیمات، احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفاء حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات، تاریخی واقعات، سیرت صحابہؓ اور بزرگان سلف علماء جماعت کے اخلاقی، تربیتی اور علمی مضامین۔ ادب، سائنس، زراعت، شکاریات سیاحت وغیرہ سے متعلق معلوماتی مضامین، جماعت کی تبلیغی مساعی، سوال و جواب، شعراء جماعت اور خدام بھائیوں کا منظوم کلام، خدام بھائیوں کے اپنے مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی اور خبریں اور اہم مرکزی اعلانات پائیں گے۔ کیا آپ اپنے اس رسالہ کے خریدار ہیں؟ اگر خریدار نہیں تو ابھی مبلغ -/۱۰ روپے سال کے بارہ پرچوں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ کے نام بھجوا کر اپنے نام اس شاندار رسالہ کا اجرا کروا کر استفادہ فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

دنیا بھر میں

مفت خدمت خلق

پاکستان اور دنیا کے دیگر ملکوں میں ہمارے پڑھے لکھے دوست اپنے قومی ادارہ کی ایجاد کردہ کیورز (CURES) پرانے "لاعلاج" مریضوں کیلئے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ اب تک بفضلہ تعالیٰ دمہ، بواسیر، پرانی دردوں اور بانجھپن وغیرہ کے ہزاروں کیس ٹھیک ہو چکے ہیں۔

پچاس پرانی اور ضدی امراض کی اکسیر ادویات کیورز (CURES) کی فہرست مفت منگوا کر اپنے قریب کے مایوس مریضوں کو آپ مناسب مشورہ مفت دے سکتے ہیں۔

قیمت فی کیور مکمل کورس -/۱۰۔ خرچ ڈاک اس کے علاوہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶ ۶۰۷

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم نعیم احمد صاحب کا اپنڈے سائٹس کا آپریشن ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے احباب کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے (بشریٰ مجید ربوہ)

۲۔ میں ایک جگہ ملازمت کیلئے کوشش کر رہا ہوں احباب میری کامیابی کیلئے دعا فرمائیں (ایم اے آفتاب منظور ربوہ)

۳۔ میری خالہ محترمہ الحاجہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ محترم منشی نور محمد صاحب کو کمر پر شدید چوٹ آئی ہے اور عزیزہ عطیہ صاحبہ بنت مکرم الحاج ملک عطا محمد صاحب لنڈن بھی بیمار ہیں ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب کرام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری بیت الحمد ربوہ)

۴۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ قدسیہ تبسم پیٹ میں شدید درد کے باعث بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے اپنڈکس کا درد تشخیص کیا ہے اور آپریشن کروانے کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیزہ موصوفہ کے آپریشن کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

رفیق احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا

پیور الفلفا ٹانک

استعمال کیجئے۔ یہ ٹانک بکثرت خون پیدا کرتا، جگر معدہ۔ دل۔ دماغ، پھیپھڑے، تلی۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا اور پوری غذا جزوِ بدن بناتا ہے۔ کسی بھی وجہ سے ہونے والی کمزوری دور کرنے کی لاثانی دوا۔ قیمت -/۵ ڈاک سے ۶/۵۰

شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔

سالانہ چندہ:- پانچ روپے

(مینجنگ ڈائریکٹر)

ہر قسم کا سامانِ سائنس و جیبی نرخوں پر ملنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۳۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ -/۱۰ روپے

(مینیجر)

شہزین
شہزین
شہزین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر

• گوجرانوالہ، فون ۲۸۴۴

• بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔ فون ۶۲۸

• ٹنڈو محمد خان

حبوب مفید اٹھرا
مرض اٹھرا کا شافی علاج
مکمل کورس چوبیس روپے

اکسیر اولاد نرینہ
اولاد نرینہ کے لئے
قیمت پچیس روپے ۲۵

زدجام عشق
طاقت کی دوا
قیمت چالیس روپے

ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھویں فضل عمر درس القرآن کلاس بخیر و خوبی جاری ہے

بیرونجات سے ۲۵۸ طالبات اور ۳۸۵ طلبا کی شرکت

۲۳ رجون کے الفضل میں اس بابرکت کلاس کے بارے میں کچھ معلومات شائع ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کلاس میں ربوہ سے باہر کی جماعتوں میں سے ۶۳ مقامات سے ۲۵۸ طالبات شامل ہوئی ہیں اور ۱۰۸ مقامات سے ۳۸۵ طلبہ شریک ہوئے ہیں۔ بعض طلبہ بیماری وغیرہ کے باعث واپس چلے گئے ہیں۔ درس قرآن مجید میں ربوہ سے شامل ہونے والی طالبات کی خاصی تعداد ہے۔ مورخہ ۲۵ رجون کو ۵۳۱ طالبات حاضر تھیں اور ۳۲۱ طلبہ حاضر تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس بخیر و خوبی جاری ہے اور مقررہ نصاب اساتذہ کرام عمدگی سے پڑھا رہے ہیں۔ اگر کوئی استاد بیمار یا معذور ہوتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا استاد مقرر کر دیا جاتا ہے۔

علمی تقاریر کا مقررہ پروگرام بھی باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ اس میں دو تقریروں کا اضافہ ہو گیا ہے۔ مورخہ ۲ رجولائی کو محترم مولوی عبد المالک خان صاحب پردہ کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے اور ۳ رجولائی کو محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کے عنوان پر تقریر کریں گے۔

طلبہ و طالبات کا امتحان مورخہ ۵ رجولائی بروز ہفتہ مسجد مبارک میں ہوگا۔ نتیجہ کا اعلان بذریعہ اخبار کر دیا جائے گا۔ انعامات خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات پر تقسیم ہوں گے انشاء اللہ۔

اس کلاس کو آئندہ کے لئے زیادہ مفید بنانے کے لئے احباب سے تجاویز بھجوانے کی درخواست ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ۲۴-۲۵-۲۶ راکتوبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ تمام لجنات کو تیاری کرنے کے لئے ہدایات بھجوا دی گئی ہیں جس لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہو گی۔ اس کے لئے ایجنڈا تیار کرنا ہے۔ تمام لجنات اپنی اپنی جگہ اجلاس کرکے شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور ترقی سے متعلق ہوں۔ تجاویز یکم اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یکم تا ۱۰ رجولائی/وفا "عشرہ وقف جدید" منایا جائے

"وقفِ جدید" سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منشاء الٰہی کے ماتحت جاری فرمودہ حضور کے آخری ایام کی نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے جو سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور استحکام اور غلبہ اسلام کے حصول کی خاطر جاری کی گئی ہے اور اپنے مفوضہ کام کی بطور احسن سرانجام دہی کے لئے دن رات کوشاں ہے۔

وقفِ جدید کے اٹھارھویں سال کا نصف ۳۰ رجون/احسان تک اختتام پذیر ہو رہا ہے اس لئے جملہ عہدیداران و احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ اثر کی جماعتوں میں یکم تا ۱۰ روفا/جولائی "عشرہ وقفِ جدید" منا کر احباب جماعت پر وقفِ جدید کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں نیز وعدہ جات کے حصول کے علاوہ وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے اور وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں کیونکہ صیغہ ہذا کو اس وقت اپنے ماہانہ اخراجات پورے کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیز عبد الغفار خان (قائد مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب) کا نکاح تین ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ عزیزہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت مکرم و محترم صوبیدار عبد المجید صاحب مولوی فاضل، مکرم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۱۸ رمئی ۱۹۷۵ء کو مسجد دار الرحمت وسطی ربوہ میں پڑھا۔ احباب سے طرفین کے لئے رشتہ کے مبارک ہونے کی درخواست دعا ہے۔ (حافظ عبد الکریم خوشابی۔ حال دار العلوم شرقی ربوہ)

شکریہ احباب

میرے بہنوئی محترم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی مرحوم کے انتقال پر عزیز و اقارب و دیگر احباب نے کثرت سے تعزیتی خطوط تحریر فرمائے اور ہمارے خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا چونکہ فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے لہذا الفضل کے ذریعہ میں تمام عزیزو اقارب و پسماندگان کی طرف سے ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(حافظ مبین الحق شمس۔ پائین یکڈپو۔ دار العلوم شرقی۔ ربوہ)

BABY TONIC

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن۔ دانت نکالنے کی تکالیف، پرانے دستوں، بدہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کے لئے بہترین ٹانک۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

بہترین ملبوسات آپ کی پسند کے ساتھ ساتھ

★ (نئی دوکان) انصاف کلاتھ ہاؤس

رحمت بازار۔ ربوہ پر تشریف لائیں!

اور اپنی پسند کے ملبوسات سستے داموں خرید فرمائیں

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ (بیگم عبد الرحمٰن خان صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور) ہمارے بھائی ندیم الرحمٰن اور ہمشیرہ بیگم ڈاکٹر ہاشمی الرشید کو ملنے اور ہمشیرہ کے ڈیڑھ سالہ بچے کو ان کے والدین کے پاس واپس چھوڑنے بیرون ملک جا رہی ہیں۔ تمام احمدی بہن بھائیوں سے درخواست دعا ہے کہ محترمہ والدہ صاحبہ کا اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیریت وطن واپس لوٹیں۔

(امۃ القیوم ۸۔ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور)

تبدیلی نام

میں نے اپنے بیٹے عزیزم عارف محمود ابن محمد افضل شہید آف گوجرانوالہ کا نام آصف محمود رکھ لیا ہے لہذا آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ (سعیدہ افضل والدہ آصف محمود ۵/۶ دار الرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاقِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۱/۷۰ روپے

نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۱/۳۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸